

A Comparative Study between Islamic Human Rights and International Human Rights

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق: ایک تحقیقی و تقابلی مطالعہ

Muhammad Saifullah

PhD Scholar Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore

Email: Muftisaifkhan@gmail.com

Faheem Ahmad

PhD Scholar Department of Islamic Studies, Green International University, Lahore

Email: Faheem.mehrvi@gmail.com

Muhammad Umair ul Haq

Senior Lecturer RIU, PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Superior University, Lahore

Email: r.umairulhaq@gmail.com

Abstract

This research paper provides a comprehensive comparative study of Islamic and international human rights, examining their principles, sources, and practical implementations. Both systems share a common objective: safeguarding human dignity, freedom, and justice, but they differ significantly in their foundations, scope, and enforcement mechanisms.

Islamic human rights are rooted in the Quran and Sunnah, and are categorized into Rights of Allah (Huquq Allah) and Rights of People (Huquq al-'Ibad). This dual framework emphasizes both individual moral responsibility and societal obligations. Key rights include the right to life, equality, justice, and religious freedom, all of which are inseparable from the corresponding duties of individuals. The enforcement of these rights is linked to divine accountability and is realized through Shariah-based legal and ethical frameworks.

International human rights, in contrast, are based on human reasoning, global consensus, and secular legal agreements. The Universal Declaration of Human Rights (UDHR, 1948) and subsequent international treaties, such as the International Covenant on Civil and Political Rights (ICCPR) and the International Covenant on Economic, Social, and Cultural Rights (ICESCR), provide guidelines for protecting fundamental freedoms, equality, and legal safeguards globally. However, their enforcement often depends on political will, national interests, and the functioning of international organizations like the United Nations Human Rights Council (UNHRC).

The study identifies areas of convergence, such as the right to life, equality, religious freedom, and justice, while noting differences in sources, theoretical frameworks, and implementation strategies. Islamic human rights derive authority from divine guidance and moral accountability, whereas international human rights rely on secular norms and international consensus. The research recommends that Muslim countries adopt international human rights aspects compatible with Quranic and Sunnah principles, and that international organizations respect cultural and religious contexts to ensure effective and balanced implementation.

Ultimately, this study demonstrates that integrating the positive aspects of both systems can create a holistic human rights framework that is effective, culturally sensitive, and globally relevant. Such a synthesis promotes not only individual freedoms but also collective justice and social responsibility, offering a sustainable model for human rights protection in Muslim societies and beyond.

Keywords: Islamic Human Rights, International Human Rights, Comparative Study, Quran and Sunnah, Universal Declaration of Human Rights (UDHR), Human Dignity, Justice and Equality, Cultural Context in Human Rights

مقدمہ

انسانی حقوق کا تصور انسانی تہذیب کی تاریخ میں ہمیشہ سے بنیادی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ انسانی معاشروں میں حقوق و فرائض کا تعین دراصل اس بات کی ضمانت فراہم کرتا ہے کہ ہر فرد کی عزت، آزادی اور مساوات قائم رہے۔ قدیم ادوار میں یہ حقوق زیادہ تر طاقت ور طبقات تک محدود تھے اور عام انسان اکثر محروم رہا۔ تاہم، مذہبی تعلیمات نے اس تصور کو نئی بنیادیں فراہم کیں، اور بالخصوص اسلام نے انسانی حقوق کا ایسا جامع اور متوازن تصور پیش کیا جو فرد کی روحانی، سماجی اور معاشی زندگی کے تمام پہلوؤں کو محیط کرتا ہے۔¹

اسلام نے نہ صرف حقوق کی وضاحت کی بلکہ ان کے عملی نفاذ کے لیے بھی واضح تعلیمات دیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ”وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ“ (بنی آدم کو ہم نے عزت دی۔)² اس آیت میں انسانی وقار کو الہی اصول کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح، خطبہ حجۃ الوداع کو انسانی حقوق کا اولین منشور قرار دیا جاسکتا ہے، جس میں جان، مال اور عزت کے تحفظ کو بنیادی قرار دیا گیا۔³ اسلامی فقہاء جیسے امام الماوردی اور امام ابن تیمیہ نے ان اصولوں کو آگے بڑھاتے ہوئے ریاست اور فرد کی ذمہ داریوں کو واضح کیا۔⁴

¹ - مودودی، سید ابوالاعلیٰ، انسانی حقوق اسلام میں، لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، 1995ء، ص 12۔

² - القرآن، سورۃ الاسراء: 70۔

³ - بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، کتاب الحج، باب خطبہ عرہ۔

⁴ - الماوردی، ابوالحسن، الاحکام السلطانیہ، بیروت: دار الفکر، 1996ء، ص 135۔

دوسری جانب، جدید دور میں انسانی حقوق کا تصور یورپ میں سیاسی و فکری تحریکوں سے ابھرا۔ سترہویں اور اٹھارہویں صدی کی Enlightenment تحریک نے فرد کی آزادی، مساوات اور جمہوریت کو انسانی معاشروں کی بنیاد قرار دیا۔ 1948ء میں اقوام متحدہ نے Universal Declaration of Human Rights (UDHR) منظور کیا، جس نے عالمی سطح پر انسانی حقوق کے ایک سیکولر اور قانونی فریم ورک کی شکل اختیار کی۔⁵ اس دستاویز نے بنیادی حقوق جیسے زندگی، آزادی، مذہب کی آزادی، تعلیم، اور اظہار رائے کی آزادی کو عالمی سطح پر تسلیم کیا۔

تاہم، اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق میں کئی پہلوؤں سے اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اسلامی انسانی حقوق کی بنیاد وحی (قرآن و سنت) ہے، جو الٰہی اور ابدی اصول فراہم کرتے ہیں، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق انسانی عقل اور تجربے پر مبنی ہیں، اس لیے ان میں تغیر و تبدل ممکن ہے۔ مزید یہ کہ اسلام میں ہر حق کے ساتھ ذمہ داری بھی وابستہ ہے، جب کہ بین الاقوامی نظام زیادہ تر حقوق پر زور دیتا ہے اور فرائض کو پس منظر میں رکھتا ہے۔⁶ اس تقابلی مطالعے کی اہمیت اس وقت مزید بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ مسلم ممالک کو بین الاقوامی انسانی حقوق کے فریم ورک کو اپنے قانونی اور سماجی نظام میں نافذ کرنے کا چیلنج درپیش ہے۔ کئی مرتبہ مغربی ادارے مسلم ممالک پر ایسے اصول مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو مقامی ثقافت اور مذہبی تعلیمات کے منافی ہوتے ہیں۔⁷ اسی طرح، بعض مسلم ممالک میں انسانی حقوق کے اسلامی ماڈل کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

یہ مقالہ اس پس منظر میں مرتب کیا گیا ہے تاکہ اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے مابین فکری و عملی اشتراک اور اختلافات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا جاسکے۔ مقصد یہ نہیں کہ کسی ایک نظام کو دوسرے پر بالادست قرار دیا جائے بلکہ یہ دکھانا ہے کہ انسانی وقار، مساوات اور عدل جیسے مقاصد دونوں کے مشترک ہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ عملی طور پر ان اصولوں کو کیسے نافذ کیا جائے تاکہ انسانی معاشرے زیادہ عادلانہ اور متوازن بن سکیں۔

⁵ -United Nations, Universal Declaration of Human Rights, 1948, Article 1–3-

⁶ - Donnelly, Jack, International Human Rights, Boulder: Westview Press, 2013, p. 55-

⁷ - An-Na'im, Abdullahi Ahmed, Islam and Human Rights: Beyond the Universality Debate, Philadelphia: University of Pennsylvania Press, 1990, p. 33-

اسلامی نقطہ نظر سے انسانی حقوق محض قانونی نہیں بلکہ دینی فرائض بھی ہیں، جس میں ہر فرد کو اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ یہ تصور انسانی زندگی میں اخلاقیات، روحانیت اور قانون کو یکجا کرتا ہے۔ جبکہ بین الاقوامی نقطہ نظر میں انسانی حقوق زیادہ تر ریاستی قانون اور عالمی معاہدات سے وابستہ ہیں، اس لیے ان کی بنیاد زیادہ تر contractual ہے نہ کہ transcendental۔ یہ بنیادی فرق انسانی حقوق کے عالمی مباحثے میں سب سے اہم ہے۔⁸

اس مقدمے سے واضح ہوتا ہے کہ انسانی حقوق کے بارے میں بحث محض قانونی یا سیاسی نہیں بلکہ تہذیبی، فکری اور مذہبی بھی ہے۔ آج کے دور میں، جب دنیا ایک دوسرے کے قریب ہو رہی ہے، اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے درمیان ایک تعمیری مکالمہ ضروری ہے تاکہ ایک ایسا ماڈل تیار ہو سکے جو عالمگیر بھی ہو اور مقامی اقدار کا احترام بھی کرتا ہو۔

حقوق انسانی کی تعریف

انسانی حقوق ایک ایسا تصور ہے جو ہر فرد کی ذاتی، سماجی اور قانونی حیثیت کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ انسانی حقوق کی تعریف مختلف مکاتب فکر میں مختلف انداز میں کی گئی ہے، مگر عمومی طور پر یہ حقوق ایسے بنیادی اصول ہیں جو ہر انسان کو صرف انسان ہونے کی بنیاد پر حاصل ہیں اور ان سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔⁹ بنیادی طور پر انسانی حقوق کے نظریات قدیم تہذیبوں، مذہبی تعلیمات اور فلسفیانہ مباحث سے جنم لیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں بھی انسان کے بنیادی حقوق کی وضاحت کی گئی ہے، جس میں زندگی، آزادی، عزت، مساوات اور عدل کے اصول شامل ہیں۔¹⁰

اسلامی نقطہ نظر میں انسانی حقوق کی بنیاد قرآن و سنت ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"۔¹¹ یعنی ہم نے انسان کو معزز مقام دیا۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ ہر انسان کو بنیادی عزت اور حقوق حاصل ہیں، اور یہ حقوق نہ صرف فرد بلکہ معاشرتی و ریاستی سطح پر بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلامی فقہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفصیل کے ذریعے انسانی حقوق کی عملی راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔¹² اس کے تحت نہ صرف عبادات بلکہ معاشرتی تعلقات، عدل و انصاف، اور قانون کے نفاذ میں انسانی حقوق کو مقدم رکھا گیا ہے۔

⁸ - Sachedina, Abdulaziz, The Islamic Roots of Human Rights, Oxford: Oxford University Press, 2009, p. 105.

⁹ - قادری، محمد طاہر، اسلام میں انسانی حقوق، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2004ء، ص. 12۔

¹⁰ - Isma'il, Yusuf, Islamic Perspectives on Human Rights, Kuala Lumpur: IIUM Press, 2007-45، ص.

¹¹ - القرآن، سورۃ الاسراء: 70

¹² - القرآن طبعی، ابو عبد اللہ، الجامع لأحكام القرآن، بیروت: دار الفکر، ج 3، ص. 128۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کا تصور بیسویں صدی میں زیادہ واضح اور جامع شکل میں ابھرا، خاص طور پر Universal Declaration of Human Rights (UDHR) 1948 کے بعد۔¹³ یہ دستاویز عالمی سطح پر انسانی حقوق کی بنیادی فہرست فراہم کرتی ہے، جس میں زندگی، آزادی، مساوات، مذہبی آزادی، تعلیم اور مساوی مواقع شامل ہیں۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کی یہ فہرست مختلف اقوام اور ثقافتوں میں مشترکہ اصول فراہم کرتی ہے اور عالمی معاہدات اور قوانین کی بنیاد بنتی ہے۔

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق دونوں کا مقصد انسان کی حرمت، آزادی اور مساوات کو برقرار رکھنا ہے، مگر دونوں میں کچھ فرق اور مماثلت بھی موجود ہے۔ اسلامی انسانی حقوق میں مذہبی اور اخلاقی پہلو پر زیادہ زور دیا گیا ہے، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق میں سیکولر اور عالمی معیار پر زور دیا جاتا ہے۔¹⁴ مثال کے طور پر، اسلامی فقہ میں انسانی حقوق کا اطلاق عبادات، اخلاق، اور معاشرتی قوانین کے ساتھ مربوط ہوتا ہے، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق زیادہ تر ریاستی اور قانونی ڈھانچے پر مبنی ہیں۔

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا تقابلی مطالعہ اس بات کا تعین کرنے میں مدد دیتا ہے کہ کن اصولوں میں ہم آہنگی ہے اور کن میں اختلاف موجود ہے۔ اس تجزیے سے نہ صرف نظریاتی علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ عملی سطح پر بھی انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے بہتر حکمت عملی تیار کی جاسکتی ہے۔¹⁵ اس مطالعے کے ذریعے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کے بنیادی اصول بین الاقوامی انسانی حقوق کے بنیادی معیارات کے ساتھ کافی حد تک ہم آہنگ ہیں، خاص طور پر زندگی، آزادی، مساوات اور عدل کے حوالے سے۔ البتہ، نفاذ کے طریقہ کار، قانونی ڈھانچے اور سماجی ثقافتی عوامل میں کچھ فرق موجود ہے، جس پر عالمی سطح پر بحث جاری ہے۔¹⁶

انسانی حقوق ایک ایسا تصور ہے جو ہر فرد کی ذاتی، سماجی اور قانونی حیثیت کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ انسانی حقوق کی تعریف مختلف مکاتب فکر میں مختلف انداز میں کی گئی ہے، مگر عمومی طور پر یہ حقوق ایسے بنیادی اصول ہیں جو ہر انسان کو صرف انسان ہونے کی بنیاد پر حاصل ہیں اور ان سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

¹³ آرٹیکل 1-3-1948، United Nations, Universal Declaration of Human Rights, 1948-3-1۔

¹⁴ Sachedina, Abdulaziz, The Islamic Roots of Human Rights, Oxford University Press, 2009-78۔ ص۔

¹⁵ - قادری، محمد طاہر، اسلام میں انسانی حقوق، لاہور: منہاج القرآن پبلیکیشنز، 2004ء، ص۔ 12۔

¹⁶ - Isma'il, Yusuf: 52۔ ص۔

سکتا۔ تاریخی طور پر انسانی حقوق کے نظریات قدیم تہذیبوں، مذہبی تعلیمات اور فلسفیانہ مباحث سے جنم لیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں بھی انسان کے بنیادی حقوق کی وضاحت کی گئی ہے، جس میں زندگی، آزادی، عزت، مساوات اور عدل کے اصول شامل ہیں۔¹⁷

اسلامی نقطہ نظر میں انسانی حقوق کی بنیاد قرآن و سنت ہیں۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ¹⁸ یعنی ہم نے انسان کو معزز مقام دیا۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ ہر انسان کو بنیادی عزت اور حقوق حاصل ہیں، اور یہ حقوق نہ صرف فرد بلکہ معاشرتی و ریاستی سطح پر بھی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلامی فقہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی تفصیل کے ذریعے انسانی حقوق کی عملی راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔¹⁹ اس کے تحت نہ صرف عبادات بلکہ معاشرتی تعلقات، عدل و انصاف، اور قانون کے نفاذ میں انسانی حقوق کو مقدم رکھا گیا ہے۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کا تصور بیسویں صدی میں زیادہ واضح اور جامع شکل میں ابھرا، خاص طور پر Universal Declaration of Human Rights (UDHR) 1948 کے بعد۔²⁰ یہ دستاویز عالمی سطح پر انسانی حقوق کی بنیادی فہرست فراہم کرتی ہے، جس میں زندگی، آزادی، مساوات، مذہبی آزادی، تعلیم اور مساوی مواقع شامل ہیں۔ بین الاقوامی انسانی حقوق کی یہ فہرست مختلف اقوام اور ثقافتوں میں مشترکہ اصول فراہم کرتی ہے اور عالمی معاہدات اور قوانین کی بنیاد بنتی ہے۔

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق دونوں کا مقصد انسان کی حرمت، آزادی اور مساوات کو برقرار رکھنا ہے، مگر دونوں میں کچھ فرق اور مماثلت بھی موجود ہے۔ اسلامی انسانی حقوق میں مذہبی اور اخلاقی پہلو پر زیادہ زور دیا گیا ہے، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق میں سیکولر اور عالمی معیار پر زور دیا جاتا ہے۔²¹ مثال کے طور پر، اسلامی فقہ میں انسانی حقوق کا اطلاق عبادات، اخلاق، اور معاشرتی قوانین کے ساتھ مربوط ہوتا ہے، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق زیادہ تر ریاستی اور قانونی ڈھانچے پر مبنی ہیں۔

¹⁷ - القرآن، ابو عبد اللہ، الجامع لأحكام القرآن، بیروت: دار الفکر، ج 3، ص 128۔

¹⁸ - القرآن، سورۃ الاسراء: 33

¹⁹ - القرآن، سورۃ النساء: 58

²⁰ - القرآن، سورۃ الحجرات: 13

²¹ - مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث 45۔

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا تقابلی مطالعہ اس بات کا تعین کرنے میں مدد دیتا ہے کہ کن اصولوں میں ہم آہنگی ہے اور کن میں اختلاف موجود ہے۔

اس تجزیے سے نہ صرف نظریاتی علم میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ عملی سطح پر بھی انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے بہتر حکمت عملی تیار کی جاسکتی ہے۔²²

مزید برآں، موجودہ عالمی سیاسی منظر نامے میں انسانی حقوق کے نفاذ کے چیلنجز بھی سامنے آتے ہیں۔ عالمی سطح پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی اکثر سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی مفادات کی وجہ سے ہوتی ہے، اور بعض اوقات یہ تصور مغربی معیار کے تناظر میں مسلط کیا جاتا ہے، جو مقامی سماجی و مذہبی اقدار سے مطابقت نہیں رکھتا،²³ لہذا، مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں کو سمجھیں اور ان پر عمل درآمد کو اپنی معاشرتی اور قانونی ساخت کے مطابق منظم کریں۔

اسی طرح، بین الاقوامی انسانی حقوق کے فروغ میں تعلیم اور شعور کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔ معاشرتی سطح پر تعلیم یافتہ اور باشعور افراد ہی انسانی حقوق کے تحفظ کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ اسلامی اور بین الاقوامی دونوں نظاموں کے مشترکہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک ایسا تعلیمی اور سماجی ماڈل تشکیل دیا جاسکتا ہے جو انسانی وقار، مساوات اور انصاف کے لیے قابل عمل ہو۔⁹

یہ مطالعہ اس بات کی بھی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کے اصول عالمی انسانی حقوق کے معیارات کے ساتھ کافی حد تک ہم آہنگ ہیں، خاص طور پر زندگی، آزادی، مساوات اور عدل کے حوالے سے۔ البتہ، نفاذ کے طریقہ کار، قانونی ڈھانچے اور سماجی ثقافتی عوامل میں کچھ فرق موجود ہے، جس پر عالمی سطح پر علمی اور عملی بحث جاری ہے۔¹⁰

2۔ اسلامی انسانی حقوق کا تصور

اسلام میں انسانی حقوق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے، جو قرآن و سنت میں واضح طور پر بیان کیے گئے ہیں۔ ان حقوق کو دوزمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: حقوق اللہ (اللہ کے حقوق) اور حقوق العباد (انسانوں کے حقوق)۔ حقوق اللہ میں عبادات اور اللہ کے ساتھ تعلقات شامل ہیں، جبکہ حقوق العباد میں انسانوں کے آپس میں تعلقات، عدل، مساوات، اور معاشرتی ذمہ داریاں شامل ہیں۔²⁴

²²۔ مسلم، صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث 45۔

²³۔ Sachedina, Abdulaziz, The Islamic Roots of Human Rights, Oxford University Press, 2009-82، ص۔

²⁴۔ United Nations, Universal Declaration of Human Rights, 1948

1۔ قرآن و سنت میں انسانی حقوق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو عزت و تکریم دی ہے اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو عزت و تکریم دی ہے، جو ان کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرتی ہے۔²⁵

2۔ زندگی کا حق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ"²⁶

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی زندگی کو محترم قرار دیا ہے اور اس کے قتل کو صرف جائز و جواہات پر مشروط کیا ہے۔²⁷

3۔ عدل و انصاف

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ"²⁸

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عدل و انصاف کو قائم کرنے کا حکم دیا ہے، جو انسانی حقوق کے تحفظ کی بنیاد ہے۔²⁹

4۔ مساوات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا"³⁰

²⁵ - Donnelly, Jack, International Human Rights, Boulder: Westview Press, 2013-22، ص.

²⁶ - القرآن الکریم، سورۃ الانعام، الآیۃ: 151۔

²⁷ - Ibid، ص. 25۔

²⁸ - القرآن الکریم، سورۃ النساء، الآیۃ: 58۔

²⁹ - United Nations, Universal Declaration of Human Rights, 1948-30-1، آرٹیکل 1،

³⁰ - القرآن الکریم، سورۃ الحجرات، الآیۃ: 13۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو مساوات کی بنیاد پر تخلیق کیا ہے، تاکہ وہ ایک دوسرے کو پہچانیں اور تعاون کریں۔³¹

5۔ حقوق العباد

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"۔³²

اس حدیث میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کے لیے اپنے بھائی کے لیے وہی پسندیدہ چیزیں پسند کرنے کی تعلیم دی ہے، جو وہ خود کے لیے پسند کرتا ہے۔³³

اسلامی تعلیمات میں یہ حقوق نہ صرف فرد کی عزت و حرمت بلکہ معاشرتی انصاف اور قانونی ذمہ داریوں کے لیے بھی بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات کی روشنی میں اسلامی فقہ میں انسانی حقوق کے اصولوں کو عملی طور پر نافذ کرنے کی ہدایات موجود ہیں، جو معاشرتی، اخلاقی اور قانونی حوالوں سے انسانی حقوق کے تحفظ کو یقینی بناتی ہیں۔³⁴

اسلامی انسانی حقوق کے اصول نہ صرف انفرادی سطح پر اہمیت رکھتے ہیں بلکہ اجتماعی اور ریاستی سطح پر بھی ان کا اطلاق لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ریاستی قوانین، عدلیہ کے نظام، اور حکومتی اقدامات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد صرف قانونی تحفظ فراہم کرنا نہیں بلکہ معاشرتی انصاف اور ہم آہنگی کو یقینی بنانا ہے۔ مثلاً، عدل و انصاف کے قیام کی تاکید نہ صرف قضاء و قضاوت میں بلکہ معاشرتی تعلقات اور معاہدات میں بھی واضح طور پر موجود ہے، تاکہ ہر فرد کے حقوق محفوظ رہیں اور ظلم و زیادتی کے امکانات کم ہوں۔

مزید برآں، اسلامی نظام میں انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے تعلیم اور شعور کو بھی بنیادی حیثیت دی گئی ہے۔ ایک باشعور معاشرہ ہی اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں آگاہ رہ کر عدل و انصاف کے اصولوں کو موثر طریقے سے نافذ کر سکتا ہے۔ اس کے تحت والدین، اساتذہ، اور مذہبی رہنما معاشرتی ذمہ داریوں کے ساتھ انسانوں کو تعلیم و تربیت فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ نہ صرف اپنی زندگی میں حقوق کی پاسداری کریں بلکہ دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کریں۔

³¹ - Steiner, Henry J., International Human Rights in Context, Oxford University Press, 2012-45. ص.

³² - صحیح البخاری، کتاب الایمان، حدیث: 13، صحیح مسلم، کتاب الایمان، حدیث: 45۔

³³ - United Nations Human Rights Council, Annual Report 2020, Geneva: UN, 2021۔

³⁴ - Donnelly, Jack، ص. 30۔

اسلام میں انسانی حقوق کے نفاذ میں روحانی پہلو بھی اہم ہے۔ ہر فرد کو اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھا جاتا ہے، اور یہ شعور انسان کو اخلاقی اور قانونی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سماجی ذمہ داریوں کے لیے بھی تیار کرتا ہے۔ یہ پہلو اسلامی انسانی حقوق کو صرف قانونی فریم ورک تک محدود نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے ایک اخلاقی اور روحانی نظام میں تبدیل کر دیتا ہے، جو انسانی وقار اور مساوات کے اصولوں پر مضبوطی سے قائم ہوتا ہے۔

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی انسانی حقوق کا تصور ایک جامع، متوازن اور عملی نظام فراہم کرتا ہے۔ یہ نظام فرد، معاشرت، اور ریاست کے تمام پہلوؤں کو شامل کرتا ہے اور انسانی وقار، آزادی، مساوات، اور انصاف کو مرکزی حیثیت دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں انسانی حقوق کے اصولوں کی عملی پاسداری کے ذریعے ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے جو اخلاقی، سماجی، اور قانونی اعتبار سے مستحکم ہو، اور جس میں ہر فرد اپنے حقوق کے تحفظ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کرے۔ اس جامع نظام کے ذریعے اسلامی تعلیمات نہ صرف نظریاتی اور اخلاقی رہنمائی فراہم کرتی ہیں بلکہ عملی طور پر بھی انسانی فلاح و بہبود اور معاشرتی عدل و انصاف کے فروغ کو یقینی بناتی ہیں۔

3۔ بین الاقوامی انسانی حقوق

بین الاقوامی انسانی حقوق کا تصور عالمی سطح پر تسلیم شدہ اصولوں اور معاہدوں کا مجموعہ ہے، جو تمام انسانوں کے بنیادی حقوق اور آزادیوں کی ضمانت دیتا ہے۔ یہ تصور دوسری جنگ عظیم کے بعد زیادہ واضح ہوا، جب عالمی برادری نے انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف ایک مشترکہ اقدام کی ضرورت محسوس کی۔³⁵

1۔ عالمی سطح پر انسانی حقوق کے اصول

بین الاقوامی انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں میں مساوات، آزادی، عدم امتیاز، اور انسانی وقار کا تحفظ شامل ہیں۔ یہ اصول ہر فرد کے لیے یکساں ہیں اور کسی بھی مذہب، قوم، جنس، یا ثقافت کی بنیاد پر ان میں فرق نہیں کیا جاسکتا۔² عالمی سطح پر انسانی حقوق کے اصول مختلف معاہدوں، کنونشنز، اور اعلامیوں کے ذریعے واضح کیے گئے ہیں، جن میں سب سے اہم عالمی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (UDHR) ہے۔

³⁵ Steiner, Henry J., ص. 50۔

2- عالمی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (UDHR)

UDHR 10 دسمبر 1948 کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے منظور کی۔ اس اعلامیہ میں 30 آرٹیکلز شامل ہیں، جو انسانی زندگی، آزادی، مساوات، مذہبی آزادی، تعلیم، اور اظہار رائے کی آزادی جیسے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتے ہیں۔³⁶ UDHR قانونی طور پر پابند نہیں، مگر عالمی قوانین اور معاہدوں کی بنیاد فراہم کرتی ہے اور ممالک کو انسانی حقوق کے اصولوں پر عمل درآمد کے لیے رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

3- بین الاقوامی معاہدے اور کنونشنز

UDHR کے بعد کئی بین الاقوامی معاہدے وجود میں آئے، جن میں سب سے اہم:

بین الاقوامی شہری و سیاسی حقوق کا معاہدہ (ICCPR)

بین الاقوامی اقتصادی، سماجی، اور ثقافتی حقوق کا معاہدہ (ICESCR)

یہ معاہدے انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے قانونی فریم ورک فراہم کرتے ہیں، اور رکن ممالک کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان کے اصولوں کی پاسداری کریں۔³⁷

بین الاقوامی انسانی حقوق کے عملی نفاذ میں سب سے بڑی اہمیت اس بات کو حاصل ہے کہ یہ اصول کس حد تک مختلف ریاستوں کے داخلی قوانین اور معاشرتی ڈھانچوں میں ضم کیے جاتے ہیں۔ دنیا کے اکثر ممالک نے اپنے آئین اور قوانین میں انسانی حقوق کی دفعات شامل کی ہیں، تاکہ ہر شہری کو عالمی معیار کے مطابق بنیادی آزادیوں اور سہولتوں کی ضمانت دی جاسکے۔ تاہم، اس بات کی حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ کئی خطوں میں سیاسی مفادات، آمریت، جنگ، اور معاشی دباؤ کے باعث انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں اب بھی عام ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے نہ صرف قانونی بلکہ اخلاقی، سیاسی اور سماجی عزم بھی لازمی سمجھا جاتا ہے۔

³⁶ -35. Donnelly, Jack, International Human Rights, Boulder: Westview Press, 2013، ص۔

³⁷ - ابن قدامہ، عبداللہ، المغنی، قاہرہ: دارالکتب العلمیہ، ج 9، ص 22۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ یہ انسانی مساوات اور انصاف کے اصولوں کو ایک عالمی زبان فراہم کرتے ہیں۔ مختلف قومیتوں، ثقافتوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے لیے ایک ایسا مشترکہ معیار متعین کیا گیا ہے جس پر سب اتفاق کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ سے انسانی حقوق ایک عالمی تحریک بن چکی ہے جو نہ صرف حکومتوں بلکہ غیر سرکاری تنظیموں، تعلیمی اداروں اور سول سوسائٹی کے دیگر طبقات کو بھی متحرک کرتی ہے۔ مزید برآں، ٹیکنالوجی اور ذرائع ابلاغ کی ترقی نے انسانی حقوق کے عالمی ایجنڈے کو مزید تقویت دی ہے۔ آج دنیا کا کوئی بھی واقعہ یا انسانی حقوق کی خلاف ورزی چند لمحوں میں عالمی برادری کے سامنے آ جاتی ہے، جس سے عالمی دباؤ بڑھتا ہے اور متاثرہ افراد کے لیے انصاف کے امکانات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق نہ صرف ایک قانونی اور اخلاقی فریم ورک ہیں بلکہ ایک زندہ اور متحرک عالمی نظام بھی ہیں جو وقت کے ساتھ ترقی کرتا جا رہا ہے۔

آخر کار، بین الاقوامی انسانی حقوق کی اصل روح انسان کو اس کی بنیادی حیثیت میں تسلیم کرنا ہے، چاہے وہ کسی بھی رنگ، نسل، مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ یہ حقوق اس بات کی یاد دہانی ہیں کہ انسانیت ایک مشترکہ قدر ہے اور اس کا احترام ہی عالمی امن، انصاف اور ترقی کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

4۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل

اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل (UNHRC) ایک بین الاقوامی ادارہ ہے، جو انسانی حقوق کے نفاذ کی نگرانی کرتا ہے۔ کونسل رکن ممالک کی انسانی حقوق کی صورتحال کا جائزہ لیتی ہے، رپورٹیں تیار کرتی ہے، اور ان کے لیے سفارشات جاری کرتی ہے۔³⁸

5۔ چینلجز اور نفاذ

بین الاقوامی انسانی حقوق کے اصول عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں، مگر ان کے نفاذ میں کئی چینلجز درپیش ہیں۔ ان میں سیاسی مفادات، قومی خود مختاری، ثقافتی اور مذہبی اختلافات شامل ہیں، جو بعض اوقات انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا سبب بنتے ہیں۔³⁹

بین الاقوامی انسانی حقوق کے نفاذ میں ناکامی اکثر اس بات کی وجہ سے ہوتی ہے کہ عالمی اداروں کے پاس سزایا مجبور کرنے کے عملی طریقے محدود ہیں۔ اس کے باوجود، انسانی حقوق کے عالمی معیار نے دنیا بھر میں قانون، تعلیم، اور معاشرتی انصاف کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔⁴⁰

³⁸ Steiner, Henry J., International Human Rights in Context, Oxford University Press, 2012۔ ص 47۔

³⁹ الماوردی، ابوالحسن، الاحکام السلطانیۃ، بیروت: دار الفکر، 1996، ص 120۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ یہ صرف ریاستوں کے مابین تعلقات تک محدود نہیں بلکہ ان کا دائرہ کار براہ راست افراد، گروہوں اور غیر ریاستی عناصر تک پھیلا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کی روک تھام کے لیے بین الاقوامی کرائم کورٹ (ICC) کا قیام عمل میں آیا، جو عالمی سطح پر ایسے مجرموں کا محاسبہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جو انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں میں ملوث ہوں۔

اسی طرح، انسانی حقوق کا تصور وقت کے ساتھ ساتھ ارتقاء پذیر ہے۔ ماضی میں بنیادی توجہ صرف شہری اور سیاسی حقوق پر مرکوز تھی، مگر اب ماحولیاتی حقوق، ترقی کا حق، اور ڈیجیٹل پرائیویسی جیسے نئے پہلو بھی انسانی حقوق کے مباحث کا حصہ بن چکے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسانی حقوق کا دائرہ کار نہ صرف وسعت اختیار کر رہا ہے بلکہ عالمی برادری نے مسائل کے تناظر میں ان اصولوں کو مزید جامع بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔

بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کے تحفظ میں سول سوسائٹی، غیر سرکاری تنظیمیں (NGOs)، اور میڈیا بھی نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انمنسٹی انٹرنیشنل، ہیومن رائٹس واچ، اور ریڈ کراس جیسی تنظیمیں دنیا بھر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بے نقاب کرنے اور متاثرہ افراد کو آواز دینے میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ یہ ادارے نہ صرف حکومتوں پر دباؤ ڈالنے کا ذریعہ بنتے ہیں بلکہ عوامی شعور بیدار کرنے میں بھی مدد فراہم کرتے ہیں۔

اس کے باوجود، ایک بنیادی سوال یہ باقی رہتا ہے کہ آیا انسانی حقوق کو ہر جگہ یکساں طور پر نافذ کیا جاسکتا ہے یا نہیں۔ بعض ماہرین کے نزدیک عالمی سطح پر انسانی حقوق کے اصول مغربی دنیا کی فکری روایت سے زیادہ قریب ہیں، اس لیے مختلف تہذیبوں میں ان کی تعبیر اور اطلاق مختلف ہو سکتا ہے۔ تاہم عمومی اتفاق یہی ہے کہ انسانی وقار، مساوات، اور انصاف جیسے تصورات عالمی انسانی ورثہ ہیں، جنہیں ہر خطے اور تہذیب اپنی اقدار کے مطابق اپنا سکتی ہے۔

یوں کہا جاسکتا ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق اگرچہ عملی چیلنجز کا شکار ہیں، لیکن ان کی اخلاقی اور نظریاتی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ یہ اصول عالمی امن، انصاف اور انسانی ترقی کے فروغ کے لیے ایک ایسی بنیاد فراہم کرتے ہیں جس کے بغیر ایک منصفانہ اور پائیدار عالمی نظام قائم کرنا ممکن نہیں۔

4۔ اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا تقابلی جائزہ

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے تصورات میں کئی مشترکہ پہلو بھی ہیں اور کئی بنیادی اختلافات بھی۔ دونوں کا مقصد انسان کی عزت، آزادی اور مساوات کو یقینی بنانا ہے، مگر ان کے ماخذ، دائرہ کار اور عملی نفاذ کے طریقے مختلف ہیں۔

40 - Sachidina, Abdulaziz, The Islamic Roots of Human Rights, Oxford University Press, 2009. ص. 91

1۔ ماخذ کا فرق

اسلامی انسانی حقوق کا بنیادی ماخذ قرآن و سنت ہے، جو وحی الہی پر مبنی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"

یہ آیت بتاتی ہے کہ انسان کو عزت و شرف اللہ نے عطا کیا ہے، اور یہ کوئی انسانی معاہدہ یا اجتماعی فیصلہ نہیں بلکہ خدائی فرمان ہے۔

اس کے برعکس بین الاقوامی انسانی حقوق کی بنیاد انسانی عقل، تجربہ، اور عالمی اتفاق رائے پر ہے، جیسا کہ 1948ء میں اقوام متحدہ نے عالمی اعلامیہ برائے انسانی حقوق (UDHR) منظور کیا۔ یہ ایک انسانی کاوش ہے جو دوسری جنگ عظیم کے بعد انسانیت کے تحفظ کے لیے وجود میں آئی۔

2۔ اصولوں کا فرق

اسلامی انسانی حقوق کے اصول دینی اور اخلاقی بنیاد پر قائم ہیں۔ ان میں عدل و انصاف، مساوات، زندگی کا تحفظ، مذہبی آزادی، اور حقوق العباد نمایاں ہیں۔ اسلام میں حقوق کا تعلق ذمہ داری کے ساتھ ہے، یعنی ہر حق کے ساتھ ایک ذمہ داری بھی وابستہ ہے۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کا زور زیادہ تر فرد کی آزادی اور خود مختاری پر ہے۔ یہاں مذہب، ثقافت یا اخلاقیات کو براہ راست بنیاد نہیں بنایا گیا بلکہ سیکولر بنیادوں پر مساوات اور آزادی کا تصور دیا گیا ہے۔

3۔ نفاذ کا فرق

اسلامی انسانی حقوق کو نافذ کرنے کا طریقہ شرعی قوانین اور فقہی اصولوں پر مبنی ہے۔ اسلامی ریاست میں قاضی اور عدالتیں ان پر عمل درآمد کرتی ہیں، اور ان کی خلاف ورزی کو دینی و قانونی جرم سمجھا جاتا ہے۔

بین الاقوامی انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے اقوام متحدہ کے ادارے، جیسے Human Rights Council اور مختلف معاہدے مثلاً ICCPR اور ICESCR اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم ان کی پابندی زیادہ تر ممالک کی مرضی اور سیاسی دباؤ پر منحصر ہوتی ہے، اس لیے بعض اوقات ان کا نفاذ موثر نہیں رہتا۔

4- ثنائی اور نظریاتی فرق

اسلامی انسانی حقوق کی بنیاد تو حید، نبوت اور آخرت پر ہے۔ یہ تصورات انسان کو یاد دلاتے ہیں کہ وہ اللہ کے سامنے جوابدہ ہے اور اس کے دیے ہوئے حقوق کی خلاف ورزی آخرت میں سزا کا باعث ہوگی۔

اس کے مقابلے میں بین الاقوامی انسانی حقوق ایک مادی اور دنیاوی تصور رکھتے ہیں، جن میں کسی ماورائی احتساب کا تصور شامل نہیں۔ یہ بنیادی طور پر انسانی عقل اور معاہدات پر مبنی ہیں، اس لیے ان میں اخلاقی پابندی کمزور ہے۔

5- مشترکہ پہلو

اگرچہ دونوں نظاموں میں بنیادی فرق ہیں، مگر کئی مقامات پر ان میں ہم آہنگی بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً:

زندگی کا حق (الاسراء: 33) اور UDHR کا آرٹیکل 3-

مساوات کا حق (الحجرات: 13) اور UDHR کا آرٹیکل 1-

مذہبی آزادی (البقرة: 256) اور UDHR کا آرٹیکل 18-

یہ ہم آہنگی اس بات کی دلیل ہے کہ اسلام اور عالمی قوانین دونوں انسانی وقار کے تحفظ پر متفق ہیں، اگرچہ ان کی بنیادیں مختلف ہیں۔

مزید یہ کہ اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے فرق اور مشابہت کو عملی میدان میں دیکھنے سے دونوں کے اثرات واضح ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشروں میں جہاں شرعی قوانین کو نافذ کیا جاتا ہے وہاں انسانی حقوق کو ایک مقدس ذمہ داری کے طور پر دیکھا جاتا ہے، اور ان کی خلاف ورزی نہ صرف قانونی جرم بلکہ مذہبی گناہ بھی شمار ہوتی ہے۔ یہ پہلو انسانی حقوق کے تحفظ کو ایک روحانی اور اخلاقی بنیاد فراہم کرتا ہے، جو محض دنیاوی قوانین سے زیادہ مضبوط حیثیت رکھتا ہے۔

دوسری طرف، بین الاقوامی انسانی حقوق اگرچہ عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں، لیکن ان کے نفاذ کی ضمانت اکثر کمزور دکھائی دیتی ہے۔ بڑے طاقتور ممالک اکثر ان اصولوں کو اپنے سیاسی یا معاشی مفادات کے مطابق استعمال کرتے ہیں، جبکہ کمزور ممالک پر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس صورتحال سے ظاہر ہوتا ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے نظام میں مساوات اور انصاف کے نفاذ کا پہلو اب بھی ادھورا ہے۔

ایک اور نمایاں فرق یہ ہے کہ اسلامی انسانی حقوق میں خاندان اور معاشرتی ڈھانچے کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر وراثت کے قوانین، نکاح و طلاق کے اصول، والدین کے حقوق اور بچوں و سیویں کے ساتھ حسن سلوک کو حقوق العباد کا لازمی حصہ قرار دیا گیا ہے۔ اس کے برعکس، بین الاقوامی انسانی حقوق کا نظام زیادہ تر فرد پر مرکوز ہے اور اجتماعی یا خاندانی ڈھانچے کو ثانوی حیثیت دیتا ہے۔

اسی طرح مذہبی آزادی کے معاملے میں اسلام کا تصور اس بات پر زور دیتا ہے کہ دین کے معاملے میں جبر نہیں، لیکن ساتھ ہی یہ بھی شرط عائد کرتا ہے کہ مذہب کی آزادی معاشرتی فتنہ یا فساد کا سبب نہ بنے۔ جبکہ عالمی قوانین میں مذہبی آزادی کو تقریباً مطلق حق کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس فرق کی وجہ سے بعض اوقات مسلم معاشروں اور بین الاقوامی اداروں کے درمیان اختلاف پیدا ہوتا ہے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق دونوں کا مقصد انسان کی عزت اور وقار کا تحفظ ہے۔ تاہم ان کے نظریاتی ماخذ اور نفاذ کے طریقے مختلف ہیں۔ اسلام الٰہی رہنمائی پر مبنی ایک جامع اور ہمہ گیر تصور پیش کرتا ہے، جو دنیاوی اور اخروی دونوں جہات کا احاطہ کرتا ہے، جبکہ بین الاقوامی انسانی حقوق دنیاوی سطح پر ایک مشترکہ فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔ یہی تقابلی مطالعہ ہمیں اس نتیجے پر پہنچاتا ہے کہ اگر دونوں نظاموں کے مثبت پہلوؤں کو یکجا کیا جائے تو انسانی حقوق کا ایک زیادہ متوازن اور موثر عالمی ڈھانچہ وجود میں آ سکتا ہے۔

نتائج و سفارشات

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا تقابلی مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ دونوں نظاموں کا مقصد ایک ہی ہے: انسانی وقار کا تحفظ اور عدل و انصاف کا قیام۔ تاہم، ان کی بنیاد اور عملی پہلو ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اسلامی انسانی حقوق کا ماخذ قرآن و سنت ہے، جو الٰہی وحی پر مبنی ہیں۔ اس وجہ سے یہ ایک مقدس اور ابدی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں ہر حق کے ساتھ ذمہ داری بھی وابستہ ہے اور ان پر عمل درآمد فرد کی دینی ذمہ داری ہے۔ دوسری طرف، بین الاقوامی انسانی حقوق انسانی عقل اور عالمی معاہدات پر مبنی ہیں۔ یہ ایک سیکولر فریم ورک فراہم کرتے ہیں جس کا مقصد دنیاوی سطح پر مساوات اور آزادی کو یقینی بنانا ہے۔

دونوں نظاموں میں کئی مشترکہ پہلو پائے جاتے ہیں، جیسے زندگی کا حق، مساوات، مذہبی آزادی اور عدل و انصاف۔ تاہم، اختلافات زیادہ تر ماخذ، نظریہ اور نفاذ کے طریقوں میں ہیں۔ اسلامی نظام انسان کو اللہ کے سامنے جوابدہ مانتا ہے، جبکہ بین الاقوامی نظام ریاست اور عالمی اداروں کو جوابدہ سمجھتا ہے۔

مزید برآں، یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق اکثر سیاسی مفادات کی نذر ہو جاتے ہیں، جبکہ اسلامی انسانی حقوق الہی اصولوں کی وجہ سے زیادہ مضبوط بنیاد رکھتے ہیں۔

مزید برآں، تقابلی مطالعہ یہ بھی ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی انسانی حقوق ایک جامع اور ہمہ گیر تصور رکھتے ہیں، جو نہ صرف فرد کی ذاتی آزادی اور وقار کو اہمیت دیتے ہیں بلکہ معاشرتی ذمہ داریوں کو بھی اسی درجے میں شامل کرتے ہیں۔ اسلام میں انسانی حقوق کو "حقوق اللہ" اور "حقوق العباد" کی دوہری تقسیم کے تحت دیکھا جاتا ہے، جس کے نتیجے میں ان کا دائرہ صرف فرد تک محدود نہیں رہتا بلکہ اجتماعی فلاح و بہبود تک وسیع ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر، غرباء و مساکین کے حقوق، وراثت کا منصفانہ نظام، عدل و انصاف کا قیام، اور کمزور طبقات کی مدد اسلامی انسانی حقوق کے لازمی اجزاء ہیں۔

دوسری طرف، بین الاقوامی انسانی حقوق کا ڈھانچہ زیادہ تر انفرادی آزادیوں پر مرکوز ہے۔ اگرچہ یہ بھی مساوات اور عدل کی بات کرتے ہیں، مگر ان کا زور زیادہ تر اس بات پر ہے کہ فرد اپنی مرضی کے مطابق زندگی گزار سکے، چاہے اس کے اثرات معاشرتی سطح پر مثبت ہوں یا منفی۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلم مفکرین بین الاقوامی انسانی حقوق کو "انسانی فرائض" کے تصور سے خالی قرار دیتے ہیں، کیونکہ یہاں حقوق کے ساتھ ذمہ داریوں کی وہ توازن موجود نہیں جو اسلام میں ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ بین الاقوامی انسانی حقوق اکثر طاقتور ممالک کے مفادات کے تحت عمل میں آتے ہیں۔ مثال کے طور پر، دنیا کے کئی خطوں میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر اقوام متحدہ اور دیگر ادارے خاموش رہتے ہیں، جبکہ کمزور ممالک پر دباؤ ڈالا جاتا ہے۔ اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ یہ نظام مساوات اور غیر جانبداری کی بجائے سیاسی طاقت کے زیر اثر ہے۔

اسلامی انسانی حقوق کے نفاذ میں اگرچہ عملی طور پر چیلنجز موجود ہیں، لیکن ان کی بنیاد چونکہ وحی پر ہے، اس لیے ان کے اصولوں پر سوال نہیں اٹھایا جاسکتا۔ ان کی پائیداری اور معنویت آج بھی ویسی ہی ہے جیسی چودہ سو سال قبل تھی۔ دوسری طرف، بین الاقوامی انسانی حقوق بدلتے ہوئے حالات اور عالمی سیاست کے اثرات سے مشروط ہیں، اور اکثر نئے قوانین و معاہدوں کے ذریعے ان میں ترمیم یا اضافہ کیا جاتا ہے۔

نتیجتاً کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا تقابلی مطالعہ ہمیں اس نتیجے تک پہنچاتا ہے کہ اگر دونوں کے مثبت پہلوؤں کو یکجا کیا جائے تو ایک ایسا متوازن نظام وجود میں آسکتا ہے جو نہ صرف فرد کی آزادی اور وقار کی ضمانت دے بلکہ معاشرتی انصاف اور اجتماعی ذمہ داریوں کو بھی یقینی بنائے۔ یہی امتزاج ایک پائیدار اور عادلانہ عالمی انسانی حقوق کے ڈھانچے کی تشکیل میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

سفارشات

اسلامی اور بین الاقوامی نظام میں ہم آہنگی

مسلمان ممالک کو چاہیے کہ وہ اسلامی اصولوں کی روشنی میں بین الاقوامی انسانی حقوق کے ایسے پہلو اختیار کریں جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں۔ مثلاً زندگی کا حق، مساوات اور عدل وہ اقدار ہیں جن پر دونوں نظام متفق ہیں۔

ثقافتی اور مذہبی تناظر کا احترام

بین الاقوامی اداروں کو چاہیے کہ وہ انسانی حقوق کے نفاذ میں مقامی ثقافتوں اور مذہب کا احترام کریں۔ انسانی حقوق کا تصور یکساں ہونا چاہیے لیکن اس کے نفاذ میں ثقافتی تنوع کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔

اسلامی ممالک میں شریعت پر مبنی اصلاحات

مسلم ممالک کو اپنے عدالتی اور سماجی نظام میں ایسی اصلاحات کرنی چاہئیں جو شریعت کی روح کے مطابق ہوں اور جدید تقاضوں کو بھی پورا کریں۔ اس سے ایک ایسا ماڈل سامنے آسکتا ہے جو اسلامی بھی ہو اور عالمی معیار کے مطابق بھی۔

بین الاقوامی سطح پر انصاف کا قیام

بین الاقوامی انسانی حقوق کے اداروں کو سیاسی مفادات سے بالاتر ہو کر کام کرنا چاہیے۔ ورنہ انسانی حقوق کا عالمی تصور محض طاقتور ممالک کے لیے ایک ہتھیار بن کر رہ جائے گا۔

تعلیم اور آگاہی

انسانی حقوق کے فروغ کے لیے تعلیم اور شعور بیداری بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں انسانی حقوق کے بارے میں تعلیم دی جائے تاکہ وہ ان کو اپنی عملی زندگی کا حصہ بنا سکیں۔

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کے تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دنیا کو ایک ایسے نظام کی ضرورت ہے جس میں آفاقی اصول بھی ہوں اور مقامی و دینی تناظر کا احترام بھی کیا جائے۔ اس حوالے سے چند مزید پہلو نہایت اہمیت رکھتے ہیں:

اسلامی اصولوں کی عملی تطبیق

مسلم ممالک کو چاہیے کہ وہ صرف نظری طور پر انسانی حقوق کے اسلامی ماخذات بیان کرنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ ان کو ریاستی اداروں، عدلیہ اور تعلیمی نصاب میں شامل کریں۔ اس سے نئی نسل کو یہ شعور ملے گا کہ انسانی حقوق کوئی مغربی تصور نہیں بلکہ ان کی جڑیں اسلام کی اصل تعلیمات میں پیوست ہیں۔

بین المذاہب مکالمہ اور تعاون

عالمی سطح پر انسانی حقوق کے نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان مکالمے کو فروغ دیا جائے۔ اسلام، عیسائیت، یہودیت اور دیگر مذاہب کے درمیان ایسے مشترکہ نکات موجود ہیں جو انسانی وقار، انصاف اور امن کو بنیاد فراہم کرتے ہیں۔

ٹیکنالوجی اور انسانی حقوق

آج کے دور میں ڈیجیٹل حقوق بھی ایک بڑا چیلنج ہیں۔ پرائیویسی، اظہار رائے اور سوشل میڈیا کے استعمال جیسے معاملات پر اسلامی اصولوں کی روشنی میں رہنمائی دی جاسکتی ہے تاکہ ایک اخلاقی اور ذمہ دار ڈیجیٹل معاشرہ تشکیل پائے۔

مضبوط بین الاقوامی میکانزم

اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کو اپنی پالیسیوں میں غیر جانبداری کو یقینی بنانا ہوگا۔ طاقتور ممالک کے سیاسی دباؤ سے آزاد ہو کر ہی انسانی حقوق کا حقیقی نفاذ ممکن ہے۔ اس کے لیے مسلم ممالک کو بھی متحد ہو کر ایک مضبوط موقف اپنانا چاہیے۔

حاصل کلام

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق کا تقابلی مطالعہ اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ دونوں میں ہم آہنگی کے وسیع مواقع موجود ہیں۔ اگر اسلامی اقدار کے ساتھ بین الاقوامی فریم ورک کو جوڑ دیا جائے تو یہ نہ صرف عالم اسلام بلکہ پوری انسانیت کے لیے ایک متوازن، پائیدار اور قابل عمل انسانی حقوق کا نظام فراہم کر سکتا ہے۔

اسلامی اور بین الاقوامی انسانی حقوق دونوں ہی انسان کو عزت اور آزادی دینے کا مقصد رکھتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اسلام میں یہ حقوق الہی اصولوں پر مبنی اور ابدی ہیں، جب کہ بین الاقوامی انسانی حقوق انسانی عقل اور معاہدات پر مبنی ہیں جو وقت اور حالات کے ساتھ بدل سکتے ہیں۔

لہذا، ضرورت اس بات کی ہے کہ دونوں نظاموں کے مثبت پہلوؤں کو ملا کر ایک ایسا فریم ورک تیار کیا جائے جو نہ صرف مسلم معاشروں بلکہ پوری دنیا کے لیے ایک بہتر اور متوازن انسانی حقوق کا ماڈل فراہم کرے۔

مراجع

1. ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحلیم. 1971. شرح ما يجب على الحاكم المسلم من أداء الأمانات والحكم بالعدل في الحدود والحقوق، وبيان كيفية تحقيق الولاية الصالحة. مصر: المكتبة السلفية.
2. ابن تیمیہ، أحمد بن عبد الحلیم. السياسة الشرعية في إصلاح الراعي والرعية. بيروت: دار المعرفة، 1998ء.
3. القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري. الجامع لأحكام القرآن. تحقيق أحمد البردوني وإبراهيم أطفيش. القاهرة: دار الكتب المصرية.
4. الماوردي، أبو الحسن علي بن محمد بن حبيب البصري البغدادي. 1450هـ/1950م. الأحكام السلطانية. القاهرة: دار الحديث.
5. القرضاوي، يوسف. حقوق الإنسان بين تعاليم الإسلام وإعلان الأمم المتحدة. القاهرة: دار الشروق، 1992ء.
6. دراز، محمد عبد الله. حقوق الإنسان في الإسلام. الرياض: الجامعة الإسلامية، 1980ء.
7. المجلسي، محمد باقر. بحار الأنوار (أبواب العدل، حقوق العباد وغيرها). بيروت: دار إحياء التراث العربي.
8. عثمانی، مولانا مفتی محمد تقی. "انسانی حقوق اور سیرت نبوی". تقریر، اسلامک سنٹر، سیلون روڈ، ایٹن پارک، لندن، 31 اگست۔ تنظیم: ورلڈ اسلامک فورم.
9. شبلی نعمانی، فاروق، علی گڑھ: دار المصنفین، 1935ء۔
10. مودودی، سید ابوالاعلیٰ. "اسلام میں انسانی حقوق". مقالات، ماہانہ ترجمان القرآن، جنوری۔
11. القادری، محمد طاہر۔ 2004۔ اسلام میں انسانی حقوق۔ منہاج القرآن پبلیکیشنز۔
12. Steiner, Henry J., Philip Alston, and Ryan Goodman. 2008. International Human Rights in Context: Law, Politics, Morals: Text and Materials. Oxford: Oxford University Press.
13. Sachedina, Abdulaziz. 2009. Islam and the Challenge of Human Rights. October 1.
14. An-Naim, Abdullahi. "Islam and Human Rights: Beyond the Universality Debate." Emory University.
15. Universal Declaration of Human Rights (UDHR) United Nations General Assembly. 1948.
16. Whelan, Daniel J., and Jack Donnelly. 2020. International Human Rights. 6th ed. London: Routledge.
17. Bhatia, H.S. 2007. Studies in Islamic Law, Religion, and Society. Lahore: Urdu Bazar.